ہاؤس فل لطیفے

مجھے سارا دن تم سا لطیفہ نہ ملا!

اوپر لطیفے، نیچے لطیفے، لطیفے ہی لطیفے

ہاؤس فل لطیفے

مرتب:
محمد حسن چوئیاں

روبی پبلی کیشنز
دکان نمبر 13-الحمد مارکیٹ اردو بازار، لاہور- فون: 042-7243301

انتباہ

مشرقی جرمنی کے ایک قصبے میں ایک سرکاری باغ کے چاروں طرف خاردار تار لگا کر اس میں برقی کرنٹ دوڑا دیا گیا۔اس کے ساتھ ہی ایک بورڈ لگایا گیا۔جس پر یہ الفاظ تحریر تھے:

''جو اس جال کو چھوئے گا فی الفور ختم ہو جائے گا''۔

اس تحریر کے نیچے یہ الفاظ بھی تحریر تھے:

''خلاف ورزی کرنے والوں کو ایک ہفتہ قید کی سزا دی جائے گی''۔

سب کچھ

کیا مکینک نے تمہیں سب کچھ سمجھا دیا ہے۔

کام ختم ہو جانے کے بعد فورمین نے نئے ہیلپر سے پوچھا۔جس کا پہلا دن تھا۔

جی ہاں جناب! اس نے مجھے اچھی طرح سمجھا دیا ہے۔

بہت خوب۔فورمین خوش ہوا، کیا کیا بتایا تھا؟

جناب! اس نے کہا تھا کہ جب میں آپ کو آتا دیکھوں تو اسے فوراً جگا دوں۔

نیلی

ایک بوڑھے آدمی نے اپنے پرس میں اداکارہ نیلی کی تصویر رکھی ہوئی تھی۔ایک دفعہ اتفاق سے ان کے بیٹے نے وہ تصویر دیکھ لی تو بولا۔

واہ ابا جی! خوب! آپ نے اپنے پرس میں نیلی کی تصویر رکھی ہوئی ہے۔

بوڑھے نے کہا۔

بیٹا رکھی تو تمہاری ماں کی تصویر تھی مگر پڑے پڑے نیلی ہو گئی۔

ضد

جیل میں ایک مجرم نے دوسرے مجرم سے پوچھا۔

''تمہیں کس جرم کی سزا ملی ہے؟''

''حکومت سے میری ضد چل رہی تھی''۔

''کیا مطلب۔کیا تم کوئی لیڈر ہو''۔پہلے قیدی نے حیرت سے پوچھا۔

''نہیں۔حکومت کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ میں بھی اس کی طرح کرنسی نوٹ چھاپوں''۔

بے روزگاری کا حل

''بے روزگاری کا حل میرے پاس ہے''۔ایک شخص نے کہنا شروع کیا۔

''تمام مردوں کو ایک جزیرے میں اور تمام عورتوں کو دوسرے جزیرے میں بھیج دیں۔آپ دیکھیں گے کہ تمام مرد اور عورتیں کام میں لگ جائیں گے''۔

''وہ کیا کام کریں گے؟''کسی نے پوچھا۔

''وہ سب کشتیاں بنانا شروع کر دیں گے''۔جواب ملا۔

اطمینان

ایک صاحب ایک نہایت اناڑی حجام سے شیو بنوا کر فارغ ہوئے تو انہوں نے فوراً ایک گلاس پانی طلب کیا وہ بُری طرح کراہ رہے تھے۔

''اطمینان رکھیں جناب!آپ بے ہوش نہیں ہوں گے''۔

حجام نے پانی کا گلاس دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے بے ہوش ہونے کا اندیشہ نہیں''۔وہ صاحب ہانپتے ہوئے بولے۔

''میں تو یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ پانی میرے منہ میں رک سکے گا یا نہیں''۔

مشورہ

ایک صاحب نے ٹیلی فون کیا تو غلطی سے کسی جنرل اسٹور کا نمبر مل گیا۔انہوں نے کال ضائع کرنا مناسب نہ سمجھا اور بولے۔''سوجی ہے آپ کے ہاں؟''

جی ہاں۔

''چینی اور گھی بھی یقیناً ہوگا؟''

بالکل جناب تینوں اشیاء ہیں۔

دکاندار خوش ہو کر بولا،اور آرڈر کا منتظر تھا کہ دوسری طرف سے جواب ملا۔

''پھر آپ حلوہ کیوں نہیں پکا لیتے''۔

الزام

ایک آدمی نے دوسرے سے پوچھا۔

''مردوں کے جھوٹ بولنے کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟''
دوسرے نے جواب دیا۔ ''عورتوں پر''۔
''وہ کیسے؟'' پہلے آدمی نے حیرانی سے کہا۔
''وہ اتنے زیادہ سوالات کیوں کرتی ہیں''۔
دوسرے شخص نے جواب دیا۔

انجان

ایک نوجوان کو اپنے سامنے شرمیلے سے انداز میں کھڑے دیکھ کر صاحب بولے۔
میں سمجھ گیا تم کیا کہنا چاہتے ہو، اگر تم میری بیٹی سے شادی کرنا چاہتے ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔
نوجوان نے سٹپٹا کر کہا۔ ''یہ بات نہیں جناب۔ میں تو آپ سے سو روپے ادھار مانگنے آیا ہوں''۔
وہ صاحب فوراً گرج اٹھے۔ میں تمہیں ادھار کیسے دے سکتا ہوں۔ میں تو تمہیں جانتا تک نہیں۔

وزن

ایک دولت مند ایک شخص سے نہایت عاجزی سے التجا کر رہا تھا کہ ''اگر آپ اپنی لڑکی کی شادی مجھ سے کر دیں تو میں آپ کو لڑکی کے وزن کے برابر سونا دوں گا''۔
لڑکی کا باپ بولا۔ ''مجھے کچھ وقت دو''۔
ان صاحب نے پوچھا۔ ''سوچنے کے لیے؟''
جواب ملا۔ ''نہیں لڑکی کا وزن بڑھانے کے لیے''۔

شیشی

گاڑی کا مالک: ''یہ ٹائر کیسے پنکچر ہو گیا؟''
ڈرائیور: ''جناب یہ ایک شیشی پر چڑھ گیا تھا''۔
مالک: ''کیا تم نے شیشی دیکھی نہیں تھی''۔
ڈرائیور: ''جی نہیں وہ اس آدمی کی جیب میں تھی، جو گاڑی کے نیچے آ گیا تھا''۔

ایک شرابی سڑک پر!

سپاہی (سڑک پر پڑے ہوئے شرابی سے) یہاں کیوں پڑا ہے۔ اپنے گھر کیوں نہیں جاتا؟

شرابی: سارا شہر میرے سامنے گھوم رہا ہے۔ میرا گھر آئے گا تو جلدی سے اس میں داخل ہو جاؤں گا۔

دو افیمی رات کو!

دو افیمی رات کے وقت کہیں جا رہے تھے۔ ایک نے ٹارچ جلا کر اُس کا رُخ آسمان کی طرف کیا اور بولا: ''کیا تم اس پر چڑھ سکتے ہو؟ دوسرے نے جواب دیا: میں اتنا بے وقوف نہیں ہوں۔ اگر تم نے ٹارچ بُجھا دی تو میں نیچے گر پڑوں گا۔

دو قیدی

نئے قیدی نے پرانے قیدی سے پوچھا: ''کیا بات ہے تمہارا کوئی بھی رشتے دار جیل میں تم سے ملاقات کرنے نہیں آتا؟''

پرانا قیدی اطمینان سے بولا: ''اللہ کا شکر ہے، میرے سارے رشتے دار یہیں ہیں''۔

دو سکھ ریل گاڑی میں!

ریل گاڑی چل پڑی تھی دو سکھ بڑی تیزی سے بھاگتے ہوئے آ رہے تھے اور لوگ کھڑکیوں سے سر نکالے ان کی دوڑ کا منظر دیکھ رہے تھے۔ ایک سردار صاحب نے ہمت کی اور دوڑ لگا کر آخر ایک ڈبے کا ہینڈل پکڑنے میں کامیاب ہو گئے۔

لوگوں نے بڑی تعریف کرتے ہوئے کہا: ''واہ سردار جی واہ! کمال کر دیا آپ نے۔ اتنی تیز گاڑی پر چڑھنا بس آپ ہی کا کام تھا۔ بڑی ہمت ہے آپ کی۔ کہاں جانا ہے آپ کو؟''

سردار صاحب گھبرا کر بولے: ''مارے گئے۔ جانے والا تو نیچے ہی رہ گیا۔ میں تو اسے چڑھانے کے لیے آیا تھا''۔

نیم حکیم

استاد (شاگرد سے): نیم حکیم کسے کہتے ہیں؟

شاگرد: وہ حکیم جو نیم کے درخت پر بیٹھا ہو۔

استاد: (غصے سے) اور خطرہِ جان کیوں کہتے ہیں؟

شاگرد: (معصومیت سے) کیونکہ وہ گر سکتا ہے اور جان جانے کا خطرہ ہے۔

فلسفی، گنجا اور حجام

ایک فلسفی، ایک گنجا اور ایک حجام اکٹھے سفر کر رہے تھے۔ راستے میں رات ہو گئی۔ فیصلہ ہوا کہ رات کو باری باری پہرہ دیا جائے۔ پہلے حجام کی باری تھی۔

پہرہ دیتے ہوئے اس کا جو دل گھبرایا تو اس نے استرا نکال کر فلسفی کا سَر مونڈ ڈالا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے فلسفی کو اٹھا دیا اور خود سو گیا۔ فلسفی کسی سوچ میں گم تھا۔ یکا یک ہاتھ اُٹھا کر سر پر پھیرا تو بے خیالی میں بولا: نامعقول کہیں کا۔ باری میری تھی اور اُٹھا دیا

گنجے کو۔

فٹ بال چاند پر!

فٹ بال کے دو کھلاڑی باتیں کر رہے تھے۔ایک بولا:''میں نے ایک دن فٹ بال اتنے اُونچی پھینکی کہ پورے دو گھنٹے بعد واپس آئی''۔

دوسرا بولا:''یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔میں نے ایک دن فٹ بال کو اتنا اُونچا پھینکا کہ وہ دو دن بعد واپس آئی اور اس کے ساتھ ایک پرچی بھی تھی جس پر لکھا تھا:''یہ فٹ بال آئندہ چاند پر نہ آئے''۔

یہ کمبل کہاں لیے جا رہے ہو؟

جیل کی سزا پوری کاٹنے کے بعد ایک قیدی جیل خانہ کا کمبل بھی اپنے کندھے پر رکھ کر باہر نکلنے لگا تو پہرے پر موجود سپاہی نے اُسے ٹوکا۔

ارے......یہ کمبل کہاں لیے جا رہے ہو؟ اسے یہیں چھوڑ کر جاؤ۔

قیدی بڑے اطمینان سے بولا......جی کل یا پرسوں پھر یہیں واپس آنا ہے اس لیے لے کر جا رہا ہوں۔

گرم یا ٹھنڈا

میزبان (مہمان سے): ٹھنڈا پیو گے یا گرم؟

مہمان: ٹھنڈا بھی اور گرم بھی۔

میزبان: جاؤ شیرو ایک گلاس گیزر سے گرم پانی اور ایک گلاس فریزر سے ٹھنڈا پانی لے آؤ۔

گاہک دکاندار سے؟

ایک گاہک نے دکاندار سے پوچھا اس ٹائی کی قیمت کیا ہے؟

دکاندار نے کہا:''چالیس روپے''۔

گاہک نے کہا:''چالیس روپوں میں تو چپل آجاتی ہے''۔

''لیکن آپ انہیں گلے میں تو نہیں باندھ سکتے''۔دکاندار نے جواب دیا۔

ایک عورت بہت غصے؟

ایک عورت بہت غصے کے عالم میں قصاب کے پاس گئی اور کہا:''تم نے جو کل گوشت دیا تھا وہ بہت خراب تھا''۔

''کیا وہ بہت سخت تھا؟'' قصاب نے پوچھا۔
''تم سخت کی بات کرتے ہو ہم نے اس کا شوربہ بھی کاٹ کر کھایا تھا''۔

قیمتی بکرا!

خریدار: اس بکرے کی کیا قیمت ہے؟
مالک: ایک سو چالیس روپے۔
خریدار: جناب کل تو اس کی قیمت چالیس روپے تھی۔
مالک: مگر کل شام ہی یہ سو روپے کا نوٹ نگل گیا ہے۔

کام چور

صاحب (مالی سے): آج پودوں کو پانی کیوں نہیں دیا۔
مالی: جناب آج تو بارش ہو رہی ہے۔
صاحب طیش میں آ کر بولے: کام چور چھتری لے کر پانی دے دیتے۔

کہاں گری تھی؟

باپ (بیٹے سے): ارے تم یہاں صحن میں کیا تلاش کر رہے ہو؟
بیٹا: سوئی تلاش کر رہا ہوں۔
باپ: کہاں گری تھی؟
بیٹا: کمرے میں۔
باپ: مگر تم تو صحن میں تلاش کر رہے ہو۔
بیٹا: کمرے میں اندھیرا ہے۔

کھٹ پٹ

کل رات میرے گھر میں چوری ہوگئی اور تمہیں کچھ پتا ہی نہیں۔ کیا تم نے کل رات کھٹ پٹ کی آواز سنی تھی۔ مالک مکان نے چوکیدار سے پوچھا۔
ہاں جناب! سنی تھی آواز۔ پھر میں نے پوچھا تھا کہ کون ہے؟ اندر سے آواز آئی کوئی نہیں جناب۔ وہ صرف چور ہی نہیں بلکہ جھوٹا بھی تھا۔

آگ لگنے کی صورت میں

ہوٹل کے کمرے میں داخل ہوتے ہی میری نظر سامنے دیوار پر لگے ہوئے پوسٹر پر پڑی۔ جس پر درج تھا کہ آگ لگنے کی صورت میں اگلے صفحے پر معلومات حاصل کریں۔ مارے تجسس کے میں نے جلدی سے صفحہ الٹ دیا۔ جس پر لکھا تھا۔

''بے وقوف آگ لگنے کی صورت میں''۔

ایک انار دو بیمار!

پہلا دوست: کچھ دن ہوئے آپ نے جو چھتری مجھ سے لی تھی وہ واپس کر دیں تو مہربانی ہوگی۔

دوسرا دوست: معاف کیجیے گا۔ وہ تو میرا ایک دوست مانگ کر لے گیا۔ کیا آپ کو ابھی چاہیے۔

پہلا دوست: نہیں مجھے اپنے لیے نہیں چاہیے تھی۔ دراصل میں نے جس سے لی تھی اس کا ایک دوست چھتری مالک کو واپس کرنا چاہتا ہے۔

ایک غیر مُلکی پاکستان میں!

ایک غیر ملکی پاکستان کے کسی گاؤں میں گیا۔ وہ ایک مکان کے قریب پہنچا جس کی دیوار پر اُپلے تھپے ہوئے تھے۔ کچھ دیر دیوار پر لگے ہوئے اُپلوں کو غور سے دیکھتا رہا۔ پھر ایک راہ گیر سے پوچھا: ''آپ بتا سکتے ہیں کہ گائے دیوار پر کیسے چڑھتا؟''

ایک کنجوس بحری جہاز میں

ایک کنجوس بحری جہاز میں نیویارک کی بندرگاہ پہنچا تو ایک غوطہ خور پر نظر پڑی جو پانی سے نکل رہا تھا۔ کنجوس نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا:

میں بھی کتنا بے وقوف ہوں۔ یہ خیال پہلے کیوں نہ آیا۔ مفت میں کرائے کے پیسے ضائع کیے۔

آئینہ

تصویری نمائش میں ایک خاتون ایک مصور سے باتیں کر رہی تھیں۔ اس نے ایک طرف اشارہ کیا اور کہا:

''اور تصویریں تو خوب ہیں مگر یہ دیکھیں اس کے خدوخال تو ایسے بگڑے ہوئے ہیں کہ نظر پڑ جائے تو دوبارہ دیکھنے کو جی نہ چاہے''۔

مصور: ''آپ نے بجا فرمایا۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ یہ تصویر نہیں آئینہ ہے''۔

ماں بننے کی کوشش نہ کرو

ماں اور بچہ بس میں سوار ہوئے۔ ماں نے اپنا ٹکٹ تو لے لیا۔ کنڈیکٹر نے بچے کی طرف غور سے دیکھا اور بولا۔

''بچے کا ٹکٹ بھی لیجئے محترمہ''۔

''مگر اس کی عمر تو تین سال ہے''۔ عورت نے کہا۔

''لیکن مجھے تو یہ پانچ سال کا نظر آ رہا ہے''۔

ماں کو بڑا طیش آیا، بولی۔

''بچہ میرا ہے، تم خواہ مخواہ ماں بننے کی کوشش نہ کرو''۔

بٹن کون دبائے گا

ماں (اپنے لاڈلے بیٹے سے): ''بیٹا! جب تمہارے ابو امریکا جائیں گے تو میں ان سے کہوں گی کہ وہاں سے ایسی چیز لائیں جو میرے بیٹے کا ہر کام کر دے۔ بٹن دبایا تو جوتے پالش، بٹن دبایا تو یونیفارم استری، بٹن دبایا تو لحاف منہ پر، بٹن دبایا تو بیگ کندھے پر، اس طرح میرے بیٹے کو کوئی کام نہیں کرنا پڑے گا''۔

بیٹا: ''لیکن امی! اتنے بٹن کون دبائے گا''۔

حل

دولت مند باپ نے اپنے کاہل اور نکھٹو بیٹے کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''تم نہایت ہی کاہل اور سست آدمی ہو، کوئی کام وغیرہ نہیں کرتے۔ بس ہر وقت پڑے رہتے ہو، فرض کرو تمہاری شادی ہو جائے اور تمہاری بیوی تمہیں گھر سے باہر جانے اور کام کرنے پر مجبور کرے تو تم کیا کرو گے؟''

''دوسری بیوی کی تلاش''۔ بیٹے نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

سادگی

ایک بچہ اسکول دیر سے پہنچا تو استانی نے کہا:

''تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اسکول آٹھ بجے شروع ہو جاتا ہے''۔

بچے نے معصومیت سے جواب دیا:

''مس! وقت کی پابندی ضروری ہے۔ آپ میرا انتظار مت کیا کریں۔ اسکول شروع کر دیا کریں''۔

بابا جان کا ٹکٹ

ایک لڑکے نے ریلوے کے ٹکٹ گھر میں ہاتھ ڈالا اور کہا:

''بابا جان کا ایک ٹکٹ دیجئے''۔

کلرک نے تمام فہرست چھان ماری مگر اسے ''بابا جان'' کا ایک بھی اسٹیشن کہیں نہ ملا۔ اس نے چلا کر پوچھا۔

''یہ بابا جان کہاں ہے؟''

لڑکا بولا۔ ''وہ پانی پینے گئے ہیں''۔

ترکی بہ ترکی

ایک امریکی باپ نے نہایت دردبھرے لہجے میں اپنے نوعمر سرکش بیٹے کو سمجھانے کی کوشش کی۔

''بیٹا! اپنے اندر احساسِ ذمہ داری پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ میں اور تمہاری مما ہمیشہ تو تمہاری رہنمائی کیلئے دنیا میں نہیں بیٹھے رہیں گے۔ ذرا سوچو کہ اگر آج میں اچانک مرجاؤں تو تم کہاں ہوگے؟''

بیٹے نے موسیقی کی دھن پر تھرکتے ہوئے جواب دیا۔

''اگر آپ اچانک مرجائیں تو فکر کرنے کی ضرورت مجھے نہیں آپ کو ہوگی۔ ذرا سوچیں، آپ کہاں ہوں گے؟''

وجہ

ننھے نے ایک روز گھر آ کر شکایت کی اسے کلاس میں بلیک بورڈ دکھائی نہیں دیتا۔ والدین بہت گھبرائے، آنکھوں کے ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔ اس نے امتحان لیا، اور معائنہ کیا تو آنکھیں بالکل ٹھیک نکلیں اب بات اور بھی پیچیدہ ہوگئی۔ ڈاکٹر نے تنگ آ کر ننھے سے پوچھا۔

''آخر تمہیں بلیک بورڈ کیوں نظر نہیں آتا؟''

''میری اگلی سیٹ پر ایک لمبا لڑکا بیٹھتا ہے''۔

نئی نسل

ایک صاحب جب شام کو اپنے گھر آئے تو انہوں نے دہلیز پر اپنے چھ سالہ بیٹے کو اداس دیکھا۔ انہوں نے محبت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ماجرا پوچھا۔

''میرا تمہاری بیوی کے ساتھ نباہ نہیں ہوسکتا۔ ڈیڈی''۔

قابلیت

انگلینڈ کے شہنشاہ جارج پنجم کو بچوں سے بڑی محبت تھی۔ایک مرتبہ اس کی سواری دریائے ٹیمز کے پاس سے گزر رہی تھی کہ اس نے ایک چھوٹے سے بچے کو کاپی پہ جھکے دیکھا۔سواری کو رُکوا کر بادشاہ نیچے اُترا اور بچے کے پاس جا کر پوچھا۔

''کیا کر رہے ہو؟''

بچے نے کہا۔''سوال حل کر رہا ہوں''۔

بادشاہ مسکرایا اور بچے کی کاپی لے کر سوال حل کر دیا۔اور پھر اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ ہنستے ہوئے گزر گیا۔

چند ماہ بعد جارج پنجم کا دوبارہ ادھر سے گزر ہوا تو دیکھا کہ وہی بچہ کاپی پر سر جھکا کر سوال کر رہا ہے۔بادشاہ سواری سے اتر کر اس کے پاس آیا اور پوچھا۔

''کیا سوال مشکل ہے؟''

''ہاں''۔بچے نے جواب دیا۔

''لاؤ میں حل کر دوں''۔

''نہیں''۔بچے نے کاپی فوراً پشت کی جانب کر لی۔پچھلی مرتبہ تم نے جو سوال حل کیا تھا وہ بالکل غلط تھا اور سزا میں مجھے ایک گھنٹہ تک کونے میں کھڑا ہونا پڑا تھا''۔

مجبوری

''ایک روز ممی نے ڈیڈی کو پائیں باغ سے سبزی توڑ کر لانے کو کہا۔ڈیڈ کے ہاتھ میں لمبے پھل کا چاقو تھا۔بدقسمتی سے ڈیڈ کا پیر پھسلا اور وہ اس طرح گرے کہ تیز دھار چاقو نے ان کی شہ رگ کاٹ دی''۔

''اوہ بڑا افسوس ناک واقعہ تھا۔پھر تمہاری امی نے کیا کیا؟''

''انہوں نے مجبوراً اس روز دال پکالی تھی''۔

اندازہ

ایک ایکٹریس کی پندرہ سالہ بچی نے پوچھا۔''امی آپ کی عمر کیا ہوگی بھلا؟''

''یہی کوئی پچیس سال''۔ماں نے جواب دیا۔

''بیٹی انگلیوں پر کچھ گننے لگی تو ماں نے پوچھا۔''کیوں کیا بات ہے؟''

''کچھ نہیں امی جان''۔بیٹی بولی۔''میں حساب لگا رہی ہوں کہ میں کتنے سال بعد آپ سے بڑی ہو جاؤں گی''۔

خود آ گاہ

منو میاں ایک روز بڑے خوش خوش اسکول سے واپس آئے اور بولے۔

''ممی! میں کلاس کا سب سے اچھا بچہ ہوں''۔

''بہت خوب''۔امی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ بات تمہیں ٹیچر نے بتائی ہے؟''

''نہیں ممی! میں نے خود ہی اندازہ لگایا ہے''۔

پسندیدہ شخص

دوسری جماعت کے بچوں سے ٹیچر نے کہا:

''دنیا کا جو شخص انہیں سب سے زیادہ پسند ہو،اس کے بارے میں لکھیں''۔

ایک صاحب کو یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ ان کے بچے کی نظر میں ایسے ہیرو وہ خود ہی ہیں۔انہوں نے بچے سے تعریفیں سننے کی غرض سے پوچھا۔

''اپنے ہیرو کے طور پر تم نے مجھے ہی کیوں چنا؟''

بچے نے جواب دیا:''کیونکہ مجھے شاہ رخ خان لکھنا نہیں آتا''۔

دادو ماں

''دادو ماں، دادو ماں!!'' چار سالہ عمر نے بڑے تجسس کے ساتھ اپنی دادی اماں سے پوچھا۔

''جب کاریں بہت پرانی ہو جاتی ہیں، گلنے سڑنے لگتی ہیں، تو ان کا کیا ہوتا ہے؟''

''کچھ بھی نہیں''۔دادی اماں نے سکون سے جواب دیا۔''وہ تمہارے دادا خرید لیتے ہیں''۔

کچھ بھی نہیں

بچہ پہلے دن اسکول سے واپس آیا۔ماں نے پوچھا۔

بیٹے! آج تم نے کیا کیا سیکھا؟

''کچھ نہیں''۔بیٹے نے سادگی سے جواب دیا۔''کل پھر جانا پڑے گا''۔

بڑا خواب

ایک خاتون کے نوسالہ بیٹے کو بڑے ہو کر ٹیکسی ڈرائیور بننے کا بہت شوق تھا لیکن اس کی ماں نے اس کو کسی بڑے خواب کی

ہمت بندھائی۔

''تم صدر کم یانگ سام کی کہانی جانتے ہو؟'' ماں نے بیٹے کو لیکچر دیا۔ ''جب وہ چھوٹا تھا تو اس نے اپنے گھر کی دیوار پر ''مستقبل کا صدر'' کا پوسٹر چسپاں کر رکھا تھا، تم بھی ایک بڑے آدمی بن سکتے ہو، اگر تمہارا کوئی بڑا خواب ہے، تو اس کو حاصل کرنے کے لیے سخت محنت کرو''۔

اس خاتون کے ''بڑے خواب'' کے بارے میں سمجھانے کے دوسرے دن ماں نے دیکھا، بیٹے نے اپنی الماری میں لکھ رکھا تھا۔ ''مستقبل کا بس ڈرائیور''۔

یادداشت

ایک بچے کی یادداشت بہت کمزور تھی علاج کے لیے ڈاکٹر بلوایا گیا جب ڈاکٹر دوا دے کر چلا گیا تو تھوڑی دیر بعد دروازے کی گھنٹی بجی۔ پوچھا گیا کون ہے؟

ملازم نے جواب دیا ڈاکٹر صاحب اپنا بیگ بھول گئے ہیں۔

لو کر لو علاج......

آٹوگراف

''عمران صاحب! براہِ کرم آٹوگراف دے دیجئے۔ میرا بچہ بہت شوقین ہے''۔

''مگر میں عمران نہیں ہوں''۔

''کیا فرق پڑتا ہے۔ میرا بچہ کب پڑھ سکتا ہے''۔

ایک سو تین!

سونے کے ایک بیوپاری کو ہسپتال لایا گیا۔ وہ حادثے میں زخمی ہو گیا تھا اور نیم بے ہوشی کے عالم میں پڑا تھا۔ نرس تھوڑی دیر کے بعد اس کا ٹمپریچر لے رہی تھی اور ڈاکٹر کو بتا رہی تھی۔

ایک بار اس نے کہا: ایک سو ایک۔

دوسری بار اس نے کہا: ایک سو دو۔

تیسری بار: ایک سو تین۔

یہ سنتے ہی تاجر زور سے چیخ کر بولا: ''ایک سو پندرہ پر سارا مال بیچ دینا''۔

رازداری کی بات

''ڈیڈی! میں آپ سے یہ بات کہہ تو رہا ہوں لیکن ممی کو مت بتائیے گا۔ میرا خیال ہے، انہیں بچے پالنے نہیں آتے''۔

''تمہیں یہ خیال کیوں آیا بیٹا؟''

''آپ خود ہی دیکھیں ناں۔ وہ اس وقت مجھے سونے کے لیے بھیج دیتی ہیں جب میں جاگ رہا ہوتا ہوں۔ اور اس وقت مجھے جگا دیتی ہیں جب میں سو رہا ہوتا ہوں''۔

جمعہ والا شخص

ایک شخص اپنے بیوی بچوں سے دور شہر میں کام کرتا تھا اور جمعہ کے جمعہ بچوں سے ملنے گھر آتا تھا۔ ایک جمعہ وہ جب اپنے گھر میں داخل ہوا تو اس کا چھوٹا بچہ بھاگتا ہوا کمرے میں اپنی ماں کے پاس آیا اور سرگوشی میں بولا۔

''ماما۔ وہ جمعہ والا شخص پھر آیا ہے''۔

آگہی

ٹیچر: ''ندیم! فرض کرو تمہارے والد مجھ سے سو روپے ادھار لیتے ہیں اور ہر ماہ دس روپے ادا کرنے کا وعدہ کرتے ہیں تو چھ ماہ بعد ان کے ذمے کتنا قرض باقی رہ جائے گا؟''

ندیم: ''ستر روپے سر''۔

ٹیچر: ''ندیم! تم حساب کتاب بالکل نہیں جانتے!''

ندیم: ''یہ بات نہیں سر! دراصل آپ میرے والد کو بالکل نہیں جانتے''۔

بچے

گلی سے گزرتے ہوئے ایک صاحب نے دیکھا دس بارہ سال کا ایک بچہ گلی میں رکھے ہوئے کوڑے کے ڈرم کو سڑک پر لڑھکا رہا ہے۔

''تم اس ڈرم کو سڑک پر لڑھکا کیوں رہے ہو بیٹا؟''

راہ گیر نے اسے سمجھانے کے ارادے سے پوچھا۔

''منے کو بہلانے کے لیے''۔ بچے نے جواب دیا۔

''اور منا کہاں ہے؟'' ان صاحب نے دریافت کیا۔

''ڈرم کے اندر''۔ جواب ملا۔

شادی

ایک بچے نے چھٹی کے لیے اپنی مس کو عذر پیش کیا کہ کل میرے دادا جان کی شادی ہے، اس لیے میں اسکول نہیں آسکوں

گا۔مس کو یہ بات سن کر حیرانی ہوئی اور بچے سے پوچھا۔

''تمہارے دادا جان اس عمر میں شادی کیوں کر رہے ہیں؟''

بچہ مس کے نزدیک ہو کر آہستہ سے کہنے لگا۔

''اُن کو تو ابھی تک پتا بھی نہیں ہے کہ کل اُن کی شادی ہے۔یہ تو میں اپنی مرضی سے کرا رہا ہوں''۔

تیاری

''میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم ایف ایس سی میں پاس ہو گئے تو تم کو موٹر سائیکل خرید کر دوں گا۔مگر تم فیل ہو گئے۔ آخر سارا سال تم کیا کرتے رہے؟''

باپ نے غصے سے اپنے بیٹے سے پوچھا۔

''افوہ!ابو جان میں موٹر سائیکل چلانا سیکھتا رہا''۔بیٹے نے جواب دیا۔

افادیت

ٹیلی ویژن کی پاکستان میں افادیت کے سلسلے میں ایک پروگرام ہوا۔اس پروگرام میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کے لوگوں کے انٹرویو کیے گئے۔ایک بچے سے سوال کیا گیا۔

''منے!جب ٹی وی نہ تھا تو آپ کیا کرتے تھے؟''

منے نے جواب دیا:''پڑھتا تھا''۔

فوری علاج

ایک ماں کسی ماہرِ نفسیات کے پاس پہنچی اور کہنے لگی:

''میں اپنے بیٹے کے ہاتھوں سخت پریشان ہوں۔وہ مٹی کے لڈو بنا بنا کر کھاتا رہتا ہے''۔

''گھبرانے کی کوئی بات نہیں''۔ماہرِ نفسیات نے کہا۔''بڑے ہو کر اس کی عادت خود بخود چھوٹ جائے گی۔اتنے دن اسے برداشت کر لیں''۔

ماں نے کہا۔''جناب کوئی فوری علاج بتائیں ورنہ میرے بیٹے کی بیوی رو رو کر پاگل ہو جائے گی''۔

راز کی بات

باپ نے بیٹے سے کہا۔''میں تمہیں آج ایک راز کی بات بتا رہا ہوں۔جب تم بڑے ہو جاؤ تو شراب بالکل نہ پینا''۔

بیٹا:''لیکن کیوں ڈیڈی''۔

Scanned with CamScanner

باپ: ''کیونکہ شراب پینے سے انسان کو چیزیں دگنی نظر آتی ہیں۔ مثلاً وہ سامنے جو دو لڑکے جا رہے ہیں وہ تمہیں چار نظر آئیں گے''۔

''لیکن ڈیڈی! وہ تو صرف ایک لڑکا ہے''۔

ادائیگی

ایک بچے نے اپنے باپ سے پوچھا: ''ابو شادی پر کتنا خرچ اٹھتا ہے''۔

باپ نے جواب دیا: ''معلوم نہیں بیٹا میں تو ابھی تک ادائیگی کر رہا ہوں''۔

جواب

متین میاں چوتھی کلاس میں تھے اور کلاس کے ذہین ترین بچے تھے لیکن مسئلہ یہ تھا کہ پڑھائی میں ان کا دل نہیں لگتا تھا۔ چوتھی جماعت پاس کرتے ہی انہوں نے آگے پڑھنے سے انکار کر دیا۔

''لیکن بیٹا! صرف چار جماعتیں پڑھ کر تم کیا کرو گے؟'' والدین نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔

''میں تیسری جماعت کو پڑھایا کروں گا''۔

عدم تحفظ

ایک خاتون اپنے بچے کو ماہر نفسیات کے پاس لے گئیں۔ بچے سے بہت سے سوالات کرنے کے بعد ماہر نفسیات نے کہا۔

''بچے کی تحلیل نفسی کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ لاشعوری طور پر یہ عدم تحفظ کے احساس کا شکار ہے''۔

خاتون پریشان ہو کر بولیں۔ ''لیکن میں تو اسے اس لیے آپ کے پاس لائی تھی کہ اس کی وجہ سے پورا محلہ عدم تحفظ کا شکار ہے''۔

مدد

دو بچے فرنیچر اٹھانے میں اپنے باپ کی مدد کر رہے تھے۔ یکایک باپ نے دیکھا کہ ایک بچہ کپڑوں کی الماری اٹھاتے ہوئے پسینے میں شرابور ہو رہا ہے۔ اس نے پوچھا: ''میں نے تو کہا تھا کہ الماری اٹھانے میں اپنے بھائی سے مدد لینا''۔

بچہ بولا: ''مدد تو وہ کر رہا ہے۔ وہ الماری کے اندر ہینگر سنبھالے کھڑا ہے''۔

تیز ترین

ایک امریکی اور ایک پاکستانی بچے کے درمیان لفظی جنگ ہو رہی تھی۔ دونوں کا خیال تھا کہ اس کا باپ دنیا کا تیز ترین آدمی ہے۔

''دیکھو!'' امریکی بچے نے کہا: ''میرا باپ ۵۰۰ گز دور نشانے پر فائر کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی دوڑ پڑتا ہے۔ گولی کے

نشانے تک پہنچنے سے پہلے وہ نشانے تک جا پہنچتا ہے''۔

''بس!'' پاکستانی بچے نے کہا۔''میرا باپ سرکاری ملازم ہے۔دفتر سے ان کی چھٹی چار بجے ہوتی ہے۔چھٹی کرتے ہی وہ گھر لوٹتا ہے اور ساڑھے تین بجے گھر پہنچ جاتا ہے''۔

مشابہت

نوزائیدہ بچے کو دیکھنے کیلیئے خاندان کے تمام افراد اکٹھے کھڑے تھے۔کسی نے کہا یہ اپنی ماں جیسا ہے کوئی کہتا اس کا رنگ بالکل باپ جیسا ہے۔کوئی بولا اس کی ناک اپنے نانا جیسی ہے۔ایک چھوٹا بچہ یہ سب کچھ سن رہا تھا۔کہنے لگا:

''امی! کاکے کے دانت تو بالکل دادا ابو کے دانتوں جیسے ہیں''۔

نقل

گلی میں شفقت صاحب کی ملاقات ہارون صاحب سے ہوئی تو شفقت صاحب بولے۔

''دیکھیئے! میں کئی بار آپ سے شکایت کر چکا ہوں کہ آپ کا بیٹا میری نقل اتارتا ہے۔جس طرح میں کرتا ہوں اسی طرح کرتا ہے آپ نے اسے سمجھایا نہیں''۔

''ناراض نہ ہوں شفقت صاحب''۔ہارون صاحب ملائمت سے بولے۔''میں نے اسے سمجھا دیا ہے کہ بے وقوفوں جیسی حرکتیں نہ کیا کرے''۔

کروڑ پتی

ٹیچر نے کلاس کو مخاطب کیا اور کہا:

''کاغذ قلم اٹھاؤ اور ایک مضمون لکھو کہ اگر میں کروڑ پتی ہوتا؟''

عمران کے علاوہ سب لڑکے سر جھکا کر لکھنے لگے۔

''تم کیوں نہیں لکھ رہے؟''

عمران نے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے شانِ بے نیازی سے جواب دیا۔

''میں اپنی سیکرٹری کا انتظار کر رہا ہوں''۔

درمیانی راستہ

آٹھ سالہ پپو کو اسکول جانے کا بہت شوق تھا۔جبکہ اس کی چھ سالہ بہن فرح کو اسکول سے نفرت تھی۔اسکول سے آنے کے بعد بھی پپو اپنی بہن سے فرمائش کرتا رہتا۔

''آؤ، اسکول اسکول کھیلیں''۔ لیکن وہ انکار کر دیتی۔
آخر ایک روز وہ مان گئی۔ ''ٹھیک ہے، اسکول اسکول کھیلتے ہیں لیکن میں اسکول سے غیر حاضر ہوں''۔

اندازِ بیاں اپنا

ایک بچہ جو ٹی وی کا بے حد شوقین تھا اور ہر وقت اس کے ذہن پر ٹی وی سوار رہتا تھا۔ ایک دن اس کی ماں کی طبیعت خراب تھی۔ اس کے سینے میں شدید درد تھا اور گلے میں تکلیف کی وجہ سے آواز بھی نہیں نکل رہی تھی۔ دوپہر کو ابو نے ٹیلی فون کیا اور پوچھا:
''بیٹے! تمہاری امی کی طبیعت کیسی ہے؟''
بچے نے بستر پر لیٹی ماں کی طرف دیکھا اور بولا: ''ابو تصویر تو ٹھیک ہے البتہ آواز خراب آ رہی ہے''۔

باخبر

ایک ڈاکٹر کسی شادی کی تقریب میں شرکت کرنے کی غرض سے دوسرے شہر گیا۔ واپسی پر ایک دوست سے اس کی ملاقات ہوئی تو کہنے لگا۔
''یار معاف کرنا تمہیں اطلاع دیے بغیر میں شہر سے باہر چلا گیا۔ ابھی آ رہا ہوں''۔
''ہاں مجھے مقامی اخبار سے تمہاری غیر موجودگی کا علم ہو گیا تھا کیونکہ گزشتہ دو ہفتوں سے اپنے علاقے میں مرنے والوں کی تعداد برائے نام رہ گئی ہے''۔

میری سادگی دیکھ

''بعض اوقات ڈاکٹر اپنی بے پروائی سے موت اور زندگی کے درمیان فاصلے بہت کم کر دیتے ہیں''۔
آپریشن ٹیبل پر مریض کو دیکھتے ہوئے سینئر سرجن نے نئے سرجن سے کہا۔
''آپ نے یہ کیسا آپریشن کیا ہے؟''
نئے سرجن نے چونک کر جواب دیا۔ ''کیا اس کا آپریشن کرنا تھا، میں نے تو پوسٹ مارٹم کیا ہے''۔

دعویٰ

''ڈاکٹر نے دعویٰ کیا تھا کہ چھ ماہ کے اندر اندر میں اپنے پیروں پر چل سکوں گا''۔
''کیا دعویٰ سچ ثابت ہوا؟''
''ہاں۔ اس نے تین بل بھیجے۔ میں اپنی کار بیچنے پر مجبور ہو گیا اور اب پیدل ہوں''۔

مشورہ

ایک موٹا آدمی ڈاکٹر کے پاس گیااور موٹاپا دور کرنے کیلئے مشورہ مانگا۔ڈاکٹر نے جواب دیا:

''سرکو دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں گھمایا کریں''۔

موٹا مریض بولا:''دن میں کتنی بار؟''

ڈاکٹر نے جواب دیا:''صرف اتنی بار جتنی بار آپ کو کوئی کھانے کے لیے کہے''۔

حساب کتاب

رشوت لینے میں مشہور ایک افسر کو تین چار ماتحتوں کے ساتھ اپنی دکان کی جانب آتے دیکھ کر دکاندار نے عینک ٹھیک کی اور جلدی سے اپنی کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ہاتھ جوڑ کر اس نے انہیں سلام کیا اور دھوتی کے پلو سے کرسیاں صاف کرنے لگا۔وہ لوگ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ان کے کھانے کیلئے خشک میوہ اور پینے کیلئے پھلوں کا رس آ گیا۔افسر نے کھانے پینے کے بعد اپنی مونچھوں پر انگلیاں پھیریں اور دکاندار سے حساب کتاب کا رجسٹر لے کر جانچ پڑتال کرنے لگا۔ایک صفحے پر اس کی نظر ٹھہر گئی،وہ حیران بھی ہوا اور مسکرایا بھی۔اس نے وہ صفحہ ماتحتوں کو دکھایا تو وہ بھی مسکرانے لگے۔

''کیسے لوگ ہیں،کتوں کو ڈالی گئی روٹی کے ٹکڑے کا خرچ بھی درج کرتے ہیں''۔

کھلے ہوئے صفحہ پر لکھا تھا۔''۹۹-۹-۱۷ کتے کا کھانا ۵۰ روپے''۔

دکاندار بھی ہی ہی کرتا ہوا ان کے ساتھ ہنسنے لگا۔تھوڑی دیر بعد وہ لوگ چلے گئے۔

دکاندار نے حساب کتاب کا رجسٹر دوبارہ کھولا اور خشک میوے سے لے کر جوس تک کا خرچ جوڑ کر رجسٹر میں ایک نئی سطر کا اضافہ کر دیا۔

۹۹-۱۰-۱ کتوں کا کھانا۔۱۵۰ روپے۔

سو فیصد

فیکٹری میں ایک سو دو ملازم تھے۔ان میں سو مرد تھے دو عورتیں تھیں۔کسی نے فیکٹری کے مالک سے پوچھا۔

''سو مردوں کے درمیان دو عورتیں آپ کے لیے مسائل پیدا نہیں کرتیں؟''

''مسائل شروع میں پیدا ہوئے تھے لیکن دو فیصد مرد ملازموں نے صد فیصد خاتون ملازموں سے شادی کر کے سارے مسائل ختم کر دیئے''۔

سیدھا سادہ معاملہ!

ایک ٹھیکیدار صاحب کسی محکمہ میں اپنا کام نکلوانے کے لیے ایک افسر کو کار کی پیش کش کر رہے تھے۔افسر نے متانت سے کہا:

''جناب! یہ رشوت ہوگی اور میرا ضمیر اس کی اجازت نہیں دے سکتا''۔

''لیکن سنیئے تو!'' ٹھیکیدار صاحب نے لجاجت سے کہا۔''میں یہ کار آپ کو مفت نہیں دے رہا، آپ مجھے اس کار کے عوض دس روپے دے دیں۔اب تو یہ رشوت نہیں ہوگی۔یہ تو خرید وفروخت کا سیدھا سادہ معاملہ ہے''۔

افسر نے چند لمحے غور کیا اور پھر یوں گویا ہوا۔

''ایسی صورت میں تو میں دو کاریں خریدوں گا!!!''

وجہ

بینک کلرک سے ایک آدمی نے کہا۔

''جناب! میں ٹی وی لائسنس کی آدھی فیس جمع کراؤں گا''۔

کلرک نے حیرت سے پوچھا۔''وہ کیوں؟''

اس آدمی نے جواب دیا۔''کیونکہ میں ایک آنکھ سے کانا ہوں''۔

انکساری

ڈاکٹر:''اس وقت یہ اندازہ لگانا کہ تمہیں کون سی بیماری ہے۔ذرا مشکل ہے۔میرے خیال میں یہ نشے کی وجہ سے ہے''۔

مریض:''بہت اچھا جناب! میں اب اس وقت آؤں گا جب آپ نشے میں نہیں ہوں گے''۔

کھانا

ڈاکٹر نے مریض سے کہا:''میں نے جو تمہیں کھانے کے لیے کہا تھا وہ تم نے کھایا؟''

مریض نے جواب دیا:''کوشش تو بہت کی تھی مگر کامیاب نہ ہوسکا''۔

ڈاکٹر نے جھلا کر کہا:''کیا بے وقوفی ہے۔میں نے کہا تھا کہ جو چیزیں تمہارا تین سالہ بچہ کھاتا ہے، وہی تم کھاؤ۔تم سے اتنا بھی نہ ہوسکا''۔

مریض نے بے بسی سے جواب دیا:''ہاں ڈاکٹر صاحب! لیکن میرا بچہ تو موم بتی، کوئلہ، مٹی اور جوتے کے فیتے وغیرہ کھاتا ہے''۔

بے چارگی

ایک کلرک نے دفتر ٹیلی فون کر کے اپنے افسر کو بتایا۔

''سر! میں ایک ہفتے تک آفس نہیں آسکوں گا۔پچھلی شب میری بیوی ٹانگ توڑ بیٹھی ہے''۔

افسر غرایا۔''لیکن اس سے آپ ہفتہ بھر تک آفس کیوں نہیں آسکتے؟''

کلرک نے جواب دیا۔

''آپ سمجھے نہیں سر! اس نے جو ٹانگ توڑی ہے وہ میری ہے''۔

کارگر نسخہ

ایک فرم کے مالک کو انتہائی سخت الفاظ پر مبنی دوسرا نوٹس موصول ہوا جس میں اسے بتایا گیا کہ ٹیکس وصول کرنے کی آخری تاریخ انتہائی قریب ہے اور اگر اس نے اب بھی ٹیکس ادا نہیں کیا تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

فرم کا مالک گھبرایا ہوا ٹیکسیشن آفس پہنچا، ٹیکس جمع کرا دیا اور معذرت کی کہ پہلا نوٹس غالباً اس سے نظر انداز ہو گیا تھا۔

''اوہ......!'' ٹیکسیشن آفیسر نے بتایا۔ ''ہم پہلا نوٹس بھیجتے ہی نہیں ہیں، ہمارا تجربہ ہے کہ دوسرا نوٹس زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے''۔

ایک بخیل

ایک بخیل نے بیمار ملازم کو حکم دیا۔ ''جاؤ بازار سے دودھ خرید لاؤ''۔

ملازم نے عذر پیش کیا۔ ''جناب! مجھے تیز بخار چڑھا ہوا ہے اور پنڈلیوں میں بہت درد ہے۔ دو قدم بھی نہیں چل سکتا''۔

بخیل مالک نے اس کا عذر تسلیم کر لیا اور کہا: ''کوئی بات نہیں تم آرام کرو، میں خود بازار سے دودھ خرید لاتا ہوں''۔

ملازم اپنے مالک کی شرافت اور جذبہ ہمدردی سے بہت خوش ہوا۔

لیکن بخیل مالک نے جاتے جاتے کہا:

''میں بازار جا رہا ہوں لیکن جوتے تمہارے پہنے جا رہا ہوں''۔

کب سے؟

کمپنی کے معائنے کے دوران ڈائریکٹر نے ایک کلرک سے پوچھا۔

''آپ کب سے یہاں کام کر رہے ہیں؟''

کلرک نے جواب دیا۔ ''جب سے آپ کو ہال میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا ہے''۔

حُسنِ کلام

دفتر کے مینجر نے ملازم کو جواب دینا تھا۔ ساتھ ہی وہ اس کی دل شکنی بھی نہیں کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے ملازم کو بلا کر کہا۔

''صاحبزادے! معلوم نہیں کہ تمہارے بغیر ہم کاروبار کیسے چلائیں گے۔ بہر حال پیر کے دن سے ہم یہ تجربہ کر کے دیکھ رہے ہیں''۔

بہترین تحفہ

کسی فرم کے ایک مینجر ریٹائر ہوئے تو ان کے ساتھیوں نے انہیں الوداعی پارٹی دی۔ کھانے کے بعد ان کے جانشین نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

''آج ہم سے ایک ایسا شخص جدا ہو رہا ہے جو خوف اور بزدلی کے مفہوم سے ناآشنا ہے، جسے ظلم اور زیادتی کے معنی نہیں آتے اور جو شکست کا مطلب نہیں سمجھتا''۔

''تحفے کے طور پر انہیں ڈکشنری دے دی جائے''۔ پیچھے سے ایک آواز آئی۔

آگہی

پاکستان ٹیلی ویژن میں ایک نیا افسر آیا اور پہلے ہی دن اس نے اپنے سیکرٹری کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''کیا تم نے لوگوں سے کہا ہے کہ میں احمق ہوں؟''

سیکرٹری نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا۔

''نہیں سر! ہرگز نہیں۔ وہ تمام لوگ پہلے ہی سے یہ بات جانتے ہیں''۔

سروے

سروے کرنے والے ایک صاحب نے ایک سرکاری دفتر کے انچارج سے پوچھا۔

''آپ کے ہاں کتنے آدمی کام کرتے ہیں؟''

انہوں نے ایک لمحے کے لیے سوچا پھر جواب دیا۔

''سو میں سے دو تین''۔



ایک صاحب دوستوں کی محفل سے اُٹھ کر رات دیر گئے گھر پہنچے دوسرے دن دوستوں نے پوچھا۔

''ارے یار! رات کو بھابی نے کچھ کہا تو نہیں......؟''

ان صاحب نے قدرے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔ ''کوئی خاص بات نہیں۔ یہ سامنے کے دونوں دانت تو میں کئی دنوں سے نکلوانا ہی چاہتا تھا......''



ایک شخص بہت غیر حاضر دماغ تھا۔ ایک دن وہ صبح سو کر اُٹھا تو اُسے یاد آیا کہ بدھ کو ایک خاتون کے ہاں کھانے پر جانا تھا۔ وہ بے حد پریشان ہوا اور فون کی طرف دوڑا۔ ''مائی ڈیئر۔ میں بے حد معذرت خواہ ہوں''۔ اُس کی سانس پھول رہی تھی ''بدھ کو نہ

آنے کے باعث میں بے حد شرمندہ ہوں۔ نہ جانے میں کیسے بھول گیا۔ مہربانی کر کے اب کسی اور دن مجھے بلالو۔ میں ایک بار پھر معذرت چاہتا ہوں''۔

دوسری طرف دیر تک خاموشی رہی پھر خاتون کی سرد آواز سنائی دی۔ ''کس بات کی معذرت؟ تم بدھ کو دعوت میں موجود تو تھے''۔



جج: (ملزم سے) ''تم جانتے ہو جھوٹ بول کر تمہیں کہاں جانا ہوگا''۔

ملزم: ''دوزخ میں''۔

جج: ''اور سچ بول کر''۔

ملزم: ''سرکاری جیل خانے میں''۔



ایک کاؤبوائے نے ایک شخص کو دیکھا جو گھوڑے پر الٹی زین کس رہا تھا۔ کاؤبوائے نے بڑی نرمی سے اس سے کہا: ''معاف کیجئے گا، آپ گھوڑے پر الٹی زین کس رہے ہیں''۔

''یہ بات تم اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہو؟'' اس شخص نے ناراض ہو کر کہا: ''جب کہ تم یہ جانتے ہی نہیں کہ میں کس سمت سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں''۔



نانی اماں نے مُنّے سے کہا: ''بیٹے ......! جب تمہیں کھانسی آیا کرے تو منہ کے آگے ہاتھ رکھ لیا کرو''۔

منے نے کہا: ''نانی امّاں! آپ فکر نہ کریں میرے دانت آپ کی طرح نقلی نہیں ہیں......''

مقامِ شکر

بیٹے کا رزلٹ کارڈ دیکھ کر باپ نے غصّے سے گرجتے ہوئے کہا...... ''خدا کی پناہ......! یہ رزلٹ ہے تمہارا......؟ بیس بچّوں کی کلاس میں تم آخری نمبر پر آئے ہو......؟ اِس سے بُرا رزلٹ میں نے آج تک نہیں دیکھا......''

''ابو کیا ہمیں خدا کا شکر نہیں ادا کرنا چاہئے کہ کلاس میں بیس سے زیادہ بچے نہیں تھے؟'' بیٹے نے معصومیت سے سوال کیا۔



اشتہار برائے ضرورت رشتہ

ایک نوعمر سید زادہ، سینہ کشادہ، نیک چلن اور سیدھا سادہ، لمبا کم اور پست زیادہ، حسن کا دلدادہ، شادی پر آمادہ، خوبصورت

جوان، اعلیٰ خاندان، عرصہ سے پریشان کیلئے ایک حسینہ مثل حور، نشہ شباب میں چور، چشم مخمور، چہرہ پرنور، باتمیز باشعور، باہنر سلیقہ مند، صوم وصلوٰۃ کی پابند، باادب باحیاء، سابقہ سکونت ضلع کھوگیا، نہ شائق سرخی وکریم معمولی تعلیم، مہ جبیں، بے حد حسیں، پردہ نشیں، بقید حد پستہ قد، آہستہ خرام، شائستہ کلام، پیارا سانام، عجوبہ کاہنات، رفیقہ حیات درکار ہے! ورنہ زندگی بیکار ہے۔

مسہری یا چارپائی، روئی بھری رضائی، چند زیور طلائی، کچھ کرسیاں اور میز، بس اس قدر جہیز، لڑکا گوناڑی ہے مگر کاروباری ہے۔ایک چھوٹی سی دکان اور منہ میں زبان رکھتا ہے۔

مزید بات چیت بالمشافہ یا بذریعہ لفافہ خط وکتابت پابندی صیغہ راز ہے!

دوستو! یہ آرزو دل کی آواز ہے۔

مکان نمبر:420

گلی نمبر:9211

حیران چوک، پریشان منزل

prince@spyring.com



ایک لمبی داڑھی والے مولوی صاحب سائیکل سے جارہے تھے کہ ایک خاتون سے ٹکرا گئے۔ وہ خاتون بولیں......''واہ مولوی صاحب! اتنی لمبی داڑھی رکھے ہوئے ہیں اور دوسروں سے ٹکراتے پھر رہے ہیں۔شرم نہیں آتی آپ کو......؟''

وہ مولانا بولے......''بیٹی! معاف کرنا یہ داڑھی ہے بریک نہیں''۔



فقیر:''صاحب! میری مدد کیجئے۔میرا سامان، بال بچے، مکان، روپیہ پیسہ سب کچھ جل گئے''۔

صاحب:''مگر اس کا ثبوت کیا ہے؟''

فقیر:''جناب! ثبوت بھی تھا۔مگر مکان کے ساتھ وہ بھی جل گیا''۔



استاد، بچوں سے:''اچھا یہ بتاؤ۔دن میں تارے کیوں نہیں نکلتے......؟''

ایک بچے نے معصومیت سے جواب دیا:''سر! وہ سورج کے راستے میں ٹانگ نہیں اڑانا چاہتے''۔



رمضان المبارک میں مدرسہ بند ہونے کے بعد پرویز گھر آیا۔گھر آتے ہی اس نے بدمعاشی کرنی شروع کردی۔اس پر اس کی ماں جھنجھلاتی ہوئی بولی......''یا اللہ رمضان المبارک میں تو شیطان کو قید کرلیتا ہے۔مگر یہ مولوی لوگ بھی عجیب ہیں۔رمضان

شریف میں شیطان کو آزاد کر دیتے ہیں''۔



ایک شخص سڑک پر کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔ ایک دوسرے شخص نے کہا...... ''بھائی کیا تلاش کر رہے ہو؟''
پہلا شخص بولا...... ''گھر میں سوئی گم ہوگئی ہے۔ اس کو تلاش کر رہا ہوں''۔
دوسرے شخص نے کہا...... ''سوئی تمہارے گھر میں گم ہوئی ہے اپنے گھر میں تلاش کرو......''
اس نے جواب دیا...... ''کیا کروں گھر میں اندھیرا ہے''۔



ایک آدمی کے گھر سامنے گدھا مرا پڑا تھا۔ اس نے میونسپل کمیٹی والوں کو فون کیا: ''میرے گھر کے سامنے گدھا مرا پڑا ہے اٹھوالیں''۔
جواب ملا ''وہیں دفن کر دو''۔
وہ آدمی کچھ دیر تک خاموش رہا...... پھر جل کر بولا...... ''دفن تو کرا دیتا۔ مگر میں نے سوچا۔ پہلے مرحوم کے خاندان والوں کو تو خبر کر دوں''۔



ایک مالدار نوجوان سے بھکاری نے کہا...... ''صاحب! کیا بات ہے؟ دو سال پہلے آپ مجھے دس روپے دیا کرتے تھے۔ پچھلے سال سے آپ نے صرف پانچ ہی روپے دینے شروع کر دیئے اور آج کل تو ایک ہی روپیہ دیتے ہیں......؟''
مالدار نوجوان بولا...... ''بھائی بات دراصل یہ ہے کہ دو سال پہلے میں کنوارا تھا۔ پچھلے سال میری شادی ہوگئی اور اب میں ایک بچے کا باپ ہوگیا ہوں''۔
بھکاری بے رُخی سے بولا...... ''بہت خوب...... تو آپ میرے پیسوں سے اپنے خاندان کی پرورش کر رہے ہیں......''



موٹا آدمی: (دبلے آدمی سے) ''تمہیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے دنیا میں قحط پڑ گیا ہے۔
دبلا آدمی: ''اور تمہیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے یہ قحط تمہاری وجہ سے پڑا ہو''۔



ایک فقیر: (بیگم صاحبہ) ''آپ کے پاس بھوکے کیلئے کھانا ہے''۔
بیگم صاحبہ: ہاں ہے! لیکن وہ بھوکا ابھی دفتر سے نہیں آیا۔



ایک صاحب نے ایک عالم دین سے پوچھا:

انگریز اکیلا ہو تو؟

عالم: ''بور ہوگا''۔

دو ہوں تو؟

عالم: ''شرط لگا لیں گے''۔

تین ہوں تو؟

عالم: ''پارلیمنٹ بنالیں گے''۔

اسی طرح ہندو کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ عالم نے جواب دیا کہ ہندو ایک ہو تو سازشی ہوتا ہے دو ہو تو بنئے ہوتے ہیں تین ہوں تو جلاد بن جاتے ہیں''۔ مسلمانوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟ عالم نے کہا کہ مسلمان ایک ہو تو بہادر ہوتا ہے دو ہوں تو فیصلے میں الجھ جاتے ہیں تین ہو جائیں تو فرقے بنا لیتے ہیں۔



جلدی امراض کے ایک ڈاکٹر سے کسی نے پوچھا:

آپ نے خاص طور پر یہ لائن کیوں اختیار کی؟

ڈاکٹر نے جواب دیا: اس کی تین بڑی وجوہات ہیں پہلی یہ ہے کہ میرے مریض رات کو نہیں جگاتے دوسرا یہ کہ وہ مرتے نہیں تیسری ہے کہ وہ کبھی ٹھیک نہیں ہوتے۔



ایک آدمی جنگل سے گزر رہا تھا کہ ایک شیر سامنے آ گیا۔

شیر نے کہا: ''آج میں تمہارا خون پی جاؤں گا''۔

آدمی: ''میرا خون تو ٹھنڈا ہے پیچھے ایک نوجوان آ رہا ہے۔ اس کا خون گرم ہے۔ تم اس کا خون پینا''۔

شیر: ''نہیں، آج میرا دل کولڈ ڈرنک پینے کو چاہ رہا ہے''۔



محسن معین سے: ''آج ہماری مرغی نے انڈہ دیا''۔

معین: یہ کون سی بڑی بات ہے۔

محسن: اگر یہ بڑی بات نہیں ہے تو تم دے کر دکھاؤ۔



ایک مشہور پادری اپنی سوانح عمری میں لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے مجمع میں چندے کی درخواست کی اور ساتھ ہی کہا کہ جو بیوہ اور یتیم ہوں وہ چندہ نہ دیں۔ آپ یقین نہیں کریں گے سارا مجمع ہی بیوہ عورتوں اور یتیموں کا نکلا۔



استاد صاحب کلاس میں لڑکوں کو بتا رہے تھے: ''اگر انسان محنت کرے تو جو چاہے بن سکتا ہے''۔

ایک لڑکا بولا: ''سر! میرے ابو کہتے ہیں کہ تم وہ نہیں بن سکتے جو تم بننا چاہتے ہو''۔

استاد: ''تم کیا بننا چاہتے ہو؟''

لڑکا: ''سر! میں لیڈی ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں''۔



دو دوست دریا کے کنارے سیر کر رہے تھے کہ اچانک ایک بھکاری نے صدا لگائی ''اللہ کے نام پر کچھ دے جا بابا''۔

ایک دوست نے بھکاری کو ایک روپیہ دیا اور ساتھ ہی اُسے دریا میں دھکا دے دیا۔

پہلے دوست نے حیران ہو کر اس کی وجہ پوچھی تو اُس نے جواب دیا۔ ''نیکی کر دریا میں ڈال''۔



ایک دفعہ ملا نصیر الدین کے گھر پر فقیر آیا۔ ملا نے پوچھا کہ کون ہے؟ ''اللہ کا مہمان...... فقیر نے جواب دیا۔ ملا نصیر الدین نے اس کا ہاتھ پکڑا۔ اسے مسجد لے گیا اور کہا: ''اللہ کا گھر یہ ہے''۔



ایک مکان کے دروازے پر ایک بچہ اچھل اچھل کر کال بیل کا بٹن دبانے کی کوشش کر رہا تھا۔ مگر ہر بار ناکام ہو جاتا تھا۔

قریب ہی ایک بزرگ کھڑے یہ تماشا دیکھ رہے تھے۔

ان سے رہا نہ گیا انہوں نے تین چار مرتبہ گھنٹی کا بٹن دبایا۔

اور بچے سے کہا۔

''بس بیٹے! اب تمہارا کام ہو گیا۔ کوئی اور کام ہے تو بتاؤ''۔

بچہ بولا: ''بابا جی! اب تیزی سے میرے پیچھے بھاگیں ورنہ ہم دونوں کی پٹائی ہو جائے گی''۔



استاد: (شاگرد سے) انڈے اور ڈنڈے میں فرق بتاؤ؟

شاگرد: سر کوئی فرق نہیں ہے۔

استاد (حیران ہوکر): وہ کیسے؟

شاگرد: سر وہ اس طرح کہ دونوں ہی جسم کو گرم کرتے ہیں انڈا پیٹ کے اندر جا کر جسم کو گرم کرتا ہے اور ڈنڈا جسم کو باہر سے گرم کرتا ہے۔



گاہک: (ہوٹل کے مالک سے) ''یہ تولیا بہت گندہ ہے۔ یہ ہاتھ صاف کرنے کے قابل نہیں ہے''۔

مالک: ''جناب! صبح سے 100 آدمی اس سے ہاتھ صاف کر چکے ہیں کسی نے کوئی شکایت نہیں کی ہے''۔



ایک آدمی اپنی بیوی کو لینے ائیر پورٹ گیا اس کی بیوی نے اسے کچھ غمگین دیکھ کر کہا۔

''تم مجھے دیکھ کر مسکرا نہیں سکتے...... ذرا ان جوڑوں کی طرف دیکھو کیسے ایک دوسرے کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہے ہیں''۔

''وہ اپنی بیویوں کو لینے نہیں آئے بلکہ انہیں الوداع کہنے آئے ہیں......'' خاوند نے جواب دیا۔



ایک محفل میں کچھ لوگ اپنی بچپن کی خواہشات کا ذکر کر رہے تھے۔ ایک وکیل کی باری آئی تو انہوں نے کہا:

''میری خواہش تھی کہ میں بڑا ہو کر ڈاکو بن جاؤں''۔

حاضرین میں سے ایک صاحب بولے۔

''پھر تو آپ خوش نصیب ہیں ورنہ ہر شخص کی خواہش کب پوری ہوتی ہے''۔



ایک مینڈک نے قسمت کا حال جاننے والے کمپیوٹر کا بٹن دبایا، جواب آیا کہ عنقریب تمہاری ملاقات ایک نوجوان اور حسین لڑکی سے ہوگی جو تمہارے بارے میں سب کچھ جاننے کی خواہش مند ہوگی۔ مینڈک نے خوشی سے بے تاب ہو کر کمپیوٹر میں سوال فیڈ کیا کہ اس کی ملاقات کہاں ہوگی۔ کسی پارٹی میں، کسی نہر یا تالاب کے کنارے پر؟

''میڈیکل کالج کی لیبارٹری میں چیر پھاڑ کی میز پر......''

کمپیوٹر سے جواب ملا۔



سردار جی بتا رہے تھے: ''کل میں نے تیر کر دریا پار کرنے کا ارادہ کیا لیکن بالکل درمیان میں پہنچ کر تھک گیا''۔

''پھر کیا ہوا؟''

''ہونا کیا تھا...... میں درمیان سے پلٹ کر پھر اسی کنارے پر آ گیا''۔ سردار جی نے عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔



استاد کلاس کو بجلی کے بارے میں پڑھا رہے تھے۔ ''فرض کرو کہ میں پنکھے کا بٹن آن کروں اور پنکھا نہ چلے تو اس کا کیا مطلب ہوا؟''

''یہ کہ آپ نے بجلی کا بل ادا نہیں کیا''۔ شاگرد نے جواب دیا۔



مریض: ڈاکٹر صاحب میرے دونوں کان بند ہو گئے ہیں اور سن بالکل نہیں سکتا۔

ڈاکٹر: آپ کی عمر کتنی ہے؟

مریض: نوے سال۔

ڈاکٹر: آپ نے بہت کچھ سن لیا، اب آپ کو مزید سننے کی ضرورت نہیں ہے۔



جنگل میں شیر کی شادی ہو رہی تھی جب بارات چلنے لگی تو اچانک ایک چوہا بارات کے آگے ناچنے لگا۔ شیر نے اس سے کہا۔

''بھئی تو کیوں ناچ رہے ہو یہ کسی چوہے کی شادی تو نہیں ہے۔ چوہا بولا۔

''شادی سے پہلے میں بھی شیر ہوا کرتا تھا''۔



ملاقاتی: ''تمہارے صاحب گھر پر ہیں؟ میں نے ایک بل......''

ملازم: ''صاحب کل شام شہر سے باہر گئے تھے......''

ملاقاتی: ''میں نے بل کی ادائیگی کرنی تھی''۔

ملازم: ''ہاں! صاحب آج صبح سویرے واپس آ گئے ہیں۔ میں ابھی اطلاع کرتا ہوں۔ آپ تشریف رکھئے''۔



''امجد...... تم اپنے مکان میں کیوں نہیں رہتے......؟ دن رات مارے مارے پھرتے رہتے ہو اِدھر سے اُدھر......''

''حیدر بھائی کیا بتاؤں میرے مکان کا کرایہ بہت زیادہ ہے''۔



دوکان کا مالک اپنے نئے ملازم سے بولا: ''تمہیں ہمارے منشی جی نے کام سمجھا دیا ہے نا......؟''

نیا ملازم بولا......''جی ہاں......! اُنہوں نے مجھے سمجھا دیا کہ جب میں آپ کو دوکان کی طرف آتا دیکھوں تو اُن کو فوراً جگا دوں''۔



ایک لائبریرین کو رات کے ڈیڑھ بجے اُس کے گھر پر فون آیا۔ دوسری طرف سے کوئی اُس سے پوچھ رہا تھا۔''جناب......! کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ صبح کو لائبریری کس وقت کھلے گی......؟''

لائبریرین نے قدرے غصہ سے جواب دیا:''کیوں......؟، کیا آپ کو صبح کو سب سے پہلے لائبریری میں داخل ہونا ہے......؟''

اُس شخص نے جواب دیا......''ارے صاحب! داخل کس کو ہونا ہے، مجھے تو یہاں سے باہر نکلنا ہے۔ آپ جلد بازی میں مجھے یہاں بند کر کے چلے گئے ہیں''۔



ایک شرابی نشے میں رات گئے اپنے گھر پہنچا۔ اس نے چابی تالے میں ڈالنے کی کوشش کی لیکن چابی ہی تالے میں نہیں جا رہی تھی۔ ایک ہمسائے نے شرابی سے کہا:''لاؤ چابی مجھے دو میں تالا کھول دیتا ہوں'' اس پر شرابی نے کہا:''تالا تو میں کھول لوں گا تم ذرا دیوار کو پکڑ کر رکھو یہ بہت زیادہ ہل رہی ہے''۔



ایک جیب کترے نے دوسرے جیب کترے کے ہاتھ میں تسبیح دیکھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا:''کیا اپنے پیشے سے تائب ہو گئے''؟

''نہیں یار!'' دوسرے جیب کترے نے منہ بسورتے ہوئے کہا:''ابھی ابھی غلطی سے ایک مولوی کی جیب میں ہاتھ پڑ گیا تھا''۔



ایک بوڑھے تاجر نے اپنے بیٹے سے کہا:''تم کتنے نالائق ہو۔ جب میں تمہاری عمر کا تھا تو میں نے پچاس روپے ماہوار پر ایک دکاندار کے ہاں نوکری کی تھی اور چار سال کے عرصہ میں اسی دوکان کا میں خود مالک بن گیا تھا''۔

بیٹے نے کہا:''اُس وقت کی بات اور تھی ڈیڈی......آج کل ہر جگہ باقاعدہ حساب کتاب رکھا جاتا ہے''۔



ایک صاحب اپنے دوست سے اپنے بیٹے کی شکایت کر رہے تھے۔''برخوردار نے جب سے یونیورسٹی میں داخلہ لیا ہے پڑھائی کی طرف دھیان دینے کی بجائے لڑکیوں کے چکر میں پڑا رہتا ہے۔ لان میں لڑکیوں کے ساتھ لائبریری میں لڑکیوں کے ساتھ، کینٹین میں لڑکیوں کے ساتھ حتیٰ کہ یونیورسٹی سے باہر بھی لڑکیوں کے ساتھ گھومتا رہتا ہے۔ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ

یونیورسٹیوں میں یہی کچھ ہوتا ہے تو اسے دکان پر بٹھا دیتا اور خود یونیورسٹی میں داخلہ لے لیتا''۔



ایک باپ کو اس کے بچے کے بارے میں اسکول ٹیچر کا خط ملا۔ باپ نے غصے میں بیٹے کو بلایا۔ اور گرج کر کہا...... ''تمہیں معلوم ہے تمہارے ٹیچر نے اِس خط میں کیا لکھا ہے؟''

''جی نہیں......!'' بیٹے نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا......

''تمہارے ٹیچر نے لکھا ہے کہ شاید وہ زندگی بھر تمہیں کچھ سکھا نہ سکے......''

''میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ یہ ٹیچر کسی قابل نہیں ہے''۔ بچّے نے منہ بنا کر کہا۔



جج: (ملزم سے) ''تم جانتے ہو جھوٹ بول کر تمہیں کہاں جانا ہوگا''۔

ملزم: ''دوزخ میں''۔

جج: ''اور سچ بول کر''۔

ملزم: ''سرکاری جیل خانے میں''۔



ایک امیدوار کا انٹرویو ہو رہا تھا اور اسے یقین تھا کہ وہ یہ ملازمت ضرور حاصل کر لے گا انٹرویو کے آخر میں انٹرویو لینے والے صاحب نے پوچھا کہ اچھا یہ بتائیں کہ '' گاپو جی گاپو جی گم گم کا کیا مطلب ہے''۔

امیدوار نے پہلے تو بہت سوچا پھر مایوسی سے بولا: ''اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے یہ نوکری نہیں مل سکتی''۔



ایک فلم اسٹار نے اپنے بیٹے سے اس کی پروگرس رپورٹ لیتے ہوئے کہا: ''بیٹے مجھے یقین ہے کہ تم نے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہوگی؟'' بیٹے نے جواب دیا: ''بالکل ابو اسکول والوں نے مجھے ایک سال کیلئے سائن کر لیا ہے''۔



کلاس میں لڑکوں کی شرارت سے تنگ آ کر استاد نے انہیں سیدھا لیٹ کر سائیکل کی طرح ٹانگیں چلانے کیلئے کہا۔ ایک لڑکا تھوڑی دیر چلانے کے بعد رک گیا۔ استاد نے ڈانٹا تو اس نے کہا: ''سر میری چین اتر گئی ہے''۔